لاک ڈاؤن میں اسکاٹ لینڈ:

رفیوجی، اسایلم سیکر اور بدحالی کا سامنا کرنے والے لوگ

گلاسگو یونیورسٹی
مصوری از صوفیا نیلسن

تصویری مجموعہ کے بارے میں:

ان کتابچوں میں جو کہانیاں ہیں ان لوگوں کی ہیں جو اپنے تجربات بتا رہے ہیں، جو کہ لاک ڈاؤن میں اسکاٹ لینڈ اسٹڈی کا حصہ ہیں، جن کے بغیر یہ کام ناممکن ہوتا۔ گلاسگو یونیورسٹی میں محققین کی ایک بڑی ٹیم نے یہ کام مکمل کیا اور چیف سائنٹسٹ آفس (اسکاٹ لینڈ) نے اس کے لئے پیسے فراہم کیے۔ آپ یہاں اس مطالعہ کے بارے میں مزید جان سکتے ہیں: https://scotlandinlockdown.co.uk/

ڈاکٹر کیٹلن گورملی، ڈاکٹر فلیپا وائزمین اور ڈاکٹر نغمانہ مرزا، جو گلاسگو یونیورسٹی کے اسکول آف سوشل اینڈ پولیٹیکل سائنسز میں کام کرتے ہیں، انھوں نے یہ کتابچے تیار کیے ہیں۔ یہ تینوں مل کر لاک ڈاؤن میں اسکاٹ لینڈ اسٹڈی پر کام کر رہے تھے اور وہ تحقیق کی مدد سے ان کہانیوں کو آسانی سے قابل پہنچ بنانے کی نیت سے تخلیقی انداز میں شائع کرنا چاہتے تھے۔

ان سلسلوں کو اسکاٹ لینڈ میں مقیم ایتھنوگرافک آرٹسٹ (نسلیاتی فنکار) اور السٹریٹر (مصور) صوفیا نییلسن نے تصاویر کے ذریعے واضح اور ممکن بنایا ہے۔ ان کا مزید کام انسٹاگرام، ٹویٹر یا آن لائن دیکھا جا سکتا ہے۔

ان سلسلوں کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ جینیفر ریک نے کیا تھا، اردو اور عربی زبانوں میں ترجمہ آمنہ مسلم ویمنز ریسورس سینٹر (Amina MWRC) کے تعاون سے ہوا تھا۔

VIA VERITAS VITA

University of Glasgow

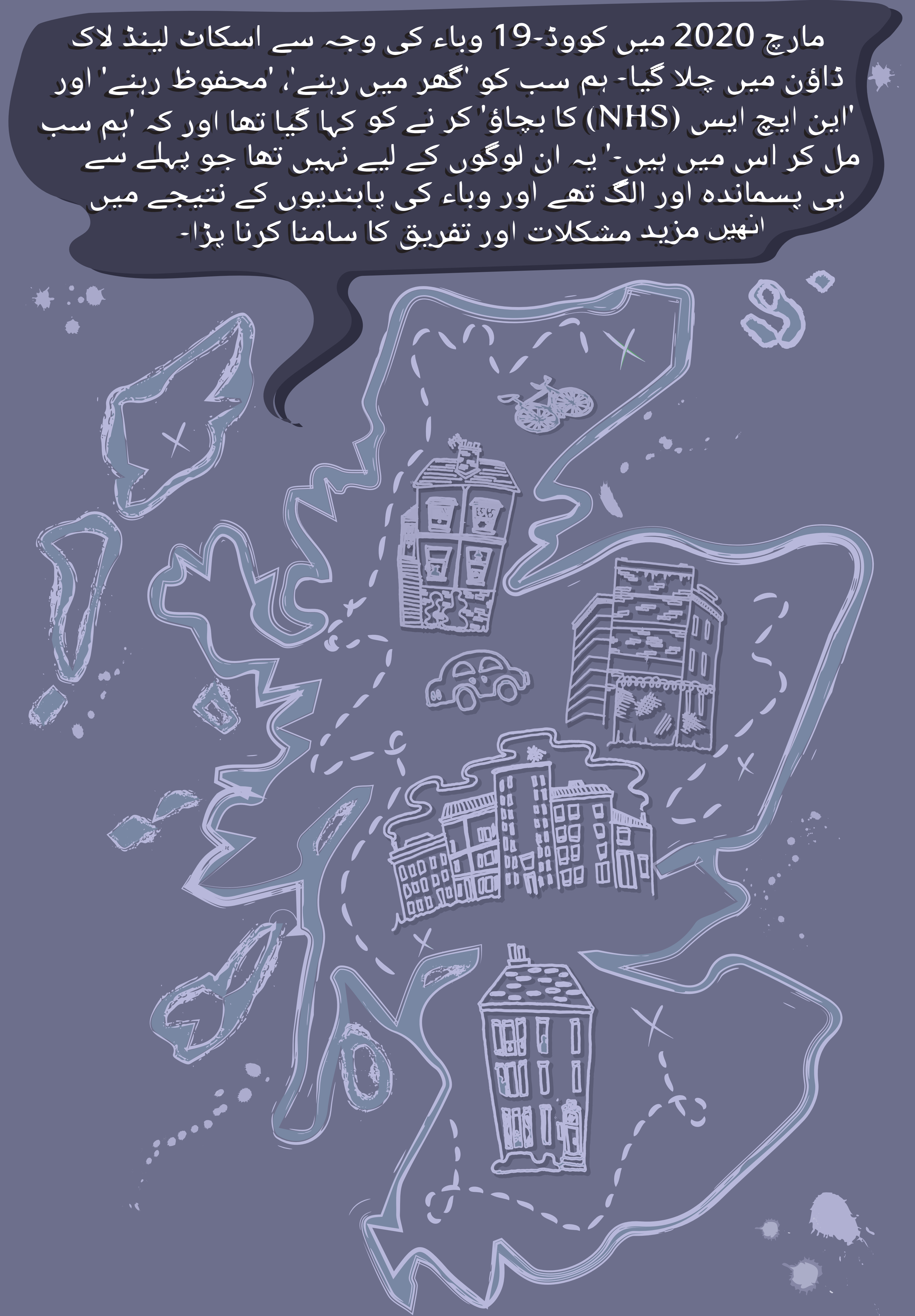
مارچ 2020 میں کووڈ-19 وباء کی وجہ سے اسکاٹ لینڈ لاک
ڈاؤن میں چلا گیا۔ ہم سب کو 'گھر میں رہنے'، 'محفوظ رہنے' اور
'این ایچ ایس (NHS) کا بچاؤ' کرنے کو کہا گیا تھا اور کہ 'ہم سب
مل کر اس میں ہیں۔' یہ ان لوگوں کے لیے نہیں تھا جو پہلے سے
ہی پسماندہ اور الگ تھے اور وباء کی پابندیوں کے نتیجے میں
انہیں مزید مشکلات اور تفریق کا سامنا کرنا پڑا۔

یہ مجموعہ چار کمیونٹی حلقوں کو دکھاتا ہے- ان حلقوں سے وابستہ لوگوں نے اپنے تجربات 'لاک ڈاؤن میں اسکاٹ لینڈ اسٹڈی' کا حصہ ہوئے ہمیں بتائے- ان میں شامل ہیں:

معذور افراد اور طویل
مدت سے بیمار ر
ہے والے لوگ

مجرمانہ نظامِ انصاف
میں لوگ

رفیوجی, اسایلم سیکر اور
بدحالی کا سامنا کرنے
والے لوگ

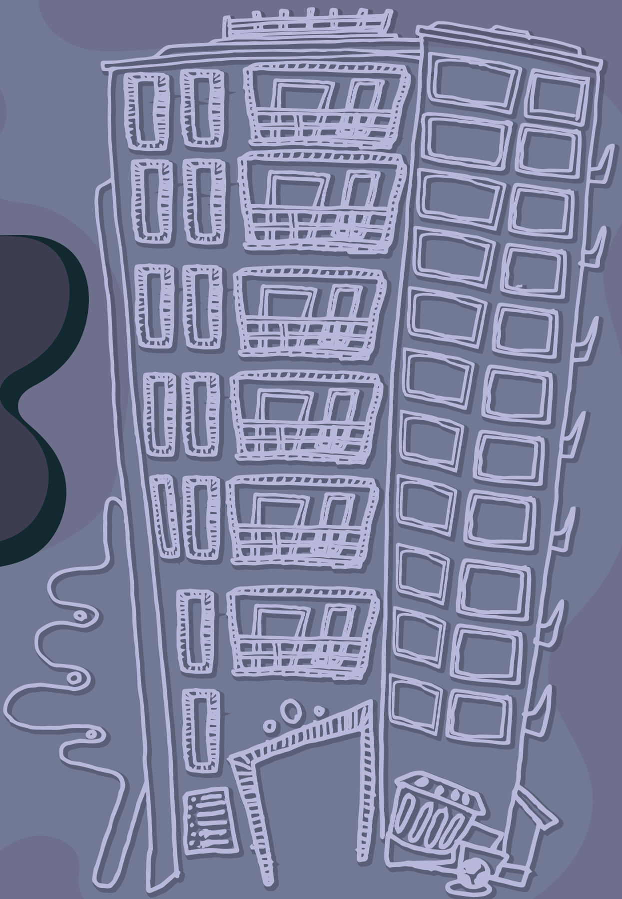

گھریلو زیادتی اور
جنسی تشدد
سے بچ جانے
والے لوگ

اس کے بعد آنے والی تصاویر لاک ڈاؤن میں ان کی آپنی زندگی کے تجربات جو انہوں نے خود بتائے ہیں، کو دکھاتی ہیں-

PEOPLE MAKE GLASGOW
جب لاک ڈاؤن شروع ہوا تو بہت
سے اسایلم سیکر اور رفیوجی
اسٹیٹس حاصل کرنے والوں کے
لیے علیحدہ رہنا، تنہا رہنا اور
امیگریشن کے طریقوں کو جو کہ
پہلے سے ہی نقصان دہ تھے ان کو
اور بھی بدتر بنا دیا گیا-
In the UK ILLEGALY?
Go home or face
ARREST!
SWARM
اس نے نئے آنے والوں کے لیے
پہلے سے ہی مخالف ماحول میں زندگی
گزارنا اور بھی مشکل بنا دیا۔

پینڈیمک میں لوگوں کی زندگیاں رک گئیں تھیں کیونکہ اس دوران امیگریشن کے تمام طریقوں کو روک دیا گیا تھا، بلکہ اس کام کو اور بھی مشکل بنا دیا گیا-
”کورونا وائرس سے پہلے بھی عدالت میں اپیل کے لیے جانا میرے لیے ایک خوفناک تجربہ تھا- یہ میری زندگی کا بدترین دور تھا۔“
"پینڈیمک ایسا تھا کہ ایک غیر یقینی حالت سے نکل کر دوسرے غیر یقینی حالت میں جانا- مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں اب بھی وہیں ہوں جہاں میں پہلے تھی- میں سوچ رہی ہوں کہ یہ سب کب ختم ہوگا؟"

امیگریشن کا عمل جو کہ پہلے سے ہی بہت پیچیدہ تھا اب آمنے سامنے نہیں ہو سکتا تھا۔
"مجھے اسکاٹش لہجہ سمجھنے میں مشکل ہوتی ہے۔ میں ٹیلی فون پر ایک نیا انٹرویو دینے سے ناخوش ہوں، مجھے خوف ہے کہ میں غلط بیان نہ دے دوں، میں زیادہ پر اعتماد نہیں ہوں۔"
"ہمیں معلوم نہیں تھا کہ سب کچھ آن لائن ہوگا۔ ہمیں نہیں معلوم تھا کہ ٹرائیبیونل آن لائن موجود ہوگا اور ہمارا کیس ورک زوم پر ہوگا۔ ہمیں یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ وکیلوں کے ساتھ ملاقاتیں بھی اسی طرح ہوں گیں۔"

لوگوں کو غیر معیاری رہائشوں میں منتقل (ٹھرایا) کیا گیا- اس میں نہ لوگوں کی معذوریوں یا بیماریوں کا خیال رکھا گیا اور نہ ان کے تحفظ کے لیے سماجی دوری کا کوئی انتظام تھا۔
"اس نے کہا کہ ہم آپ کو ایسٹر ہاؤس لے جا رہے ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ میں وہاں نہیں جا سکتی کیونکہ میری صحت اس کی اجازت نہیں دیتی۔ میں تو کوئی سامان بھی اٹھا نہیں سکتی۔ میرے لیے خریداری بھی ہمیشہ کوئی دوسرا شخص کرتا ہے۔ اور میں نے رونا شروع کر دیا کیونکہ میں یہ تصور بھی نہیں کرسکتی تھی کہ اس وباء کے دوران ایک نئی جگہ پر منتقل (ٹھرایا) ہو جاؤں گی، جہاں میں کسی کو نہیں جانتی ہوں گی نہ کوئی مددگار ہوگا؟"

”میں محفوظ محسوس کر رہی تھی مگر جب وہ مجھ سے کہیں اور جانے کا کہتے ہیں تو میں خوفزدہ ہو جاتی ہوں کہ میں کہاں جاؤں گی؟ آگے جانے کیا ہوگا؟ اس بات کے بارے میں سوچنے سے مجھے اب مزید خوف آتا ہے۔“
جو لوگ ہوٹل ڈیٹینشن (حراست) میں تھے وہ صرف مخصوص اوقات پر ہی اپنے کمرے سے باہ ر نکل سکتے تھے۔ ان کے پاس کوئی اختیار نہیں تھا کہ وہ کس سے ملیں، کیا کھائیں اور اپنے پیسوں کو کہاں استعمال کریں۔
"میں صرف کھانا کھانے کے لیے نیچے آ سکتا ہوں- یہ میرے لیے بہت پریشان کن بات ہے۔ نیچے جانا میرے لیے ایک صدمے سے کم نہیں ہے۔ ہمارے پاس کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں ہم بات کر سکیں اور یہاں کوئی نہیں ہے جس سے بات کی جا سکے۔ یہاں صرف دعا کی جا سکتی ہے کہ خدا ہمیں محفوظ رکھے اور امیگریشن کے عمل میں ہماری مدد فرمائے"

"پینڈیمک کے دوران ہمیں کمیونٹی
سے ہفتہ وار سامان مل رہا تھا۔
جس میں کھانا، بیت الخلاء کی
ضروریات کا سامان اور سبزیاں
وغیرہ شامل تھیں جو کہ بہت
مددگار تھا۔ یہ سب اب ملنا ختم ہو
گیا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے ہمیں
کھانے کے کچھ واؤچر دیے تھے، لیکن
وہ بھی بند ہوگئے- میں کوشش کرتی
ہوں کہ اپنی خریداری خود کروں۔
میرے پاس ایک شاپنگ ٹرالی
ہے۔ لیکن میری صحت گرنے
کی وجہ سے میں اسے
استعمال نہیں کر سکتی-
جی پی (GP) نے کہا ہے کہ میں
بھاری چیزیں نہ اٹھاؤں۔ حیض بندی
(مینو پوز) سے گزر رہی ہوں, اس
میں ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں اور
ان کے ٹوٹنے کا امکان بڑھ جاتا ہے-
میرا خیال ہے کہ مجھے چیزیں اٹھانے
میں احتیاط کرنی
چاہیے-"

"تو اگر آپ کے پاس کرونا وائرس کا واؤچر ہے تو ASDA دکان سے صحیح کھانا خرید سکتے ہیں۔ یہی آپ کی ضرورت ہے کیونکہ کبھی آپ کے پاس واؤچر کے بجائے کھانے کا پارسل آیا ہے مگر آپ نہیں کھاتے جب تک بہت بھوک نہیں لگتی، آپ کے پاس کوئی دوسرا اختیار نہیں ہے۔ مجبوری کے تحت اسی کو کھانا پڑے گا۔"
”میں نہیں جانتی تھی کہ ماسک کہاں سے اور کیسے حاصل کرنا ہے یا اسے حاصل کرنے کا کیا انتظام کرنا ہے، کیونکہ وہ 5 £ پر پروموشن کی اجازت نہیں دے رہے تھے۔ تو 5 £ میں یا تو ماسک خریدیں یا کھانے کی چیزیں۔“

کمیونٹیوں نے اپنے واٹس ایپ گروپ بنا
لیے ہیں تاکہ ایک دوسرے کو جدید
حکومتی معلومات سے آگاہ کرتے
نہیں رہیں- خاص طور پر اس لیے
کہ بہت کم افراد کے پاس انٹرنیٹ،
ٹی وی یا ریڈیو کی
سہولتیں تھیں-
”یہ گروپ واٹس ایپ پر بنایا گیا تھا۔ جنہوں
نے اسے بنایا تھا انہوں نے اسے کووڈ-19 کا
نام دیا اور وہ تمام تفصیلات اپ لوڈ کر رہے
تھے۔ اچھے لوگوں نے اسے بنایا ہے اور ہمارے
درمیان اسکاٹش اور افریقی بھی تھے۔“

”لاک ڈاؤن کے دوران ہم صرف گھر پر ہی رہے اور میں اپنے بچوں اور اپنی طبیعت خراب نہ ہو جانے کے ڈر سے پریشان اور خوفزدہ تھی کیونکہ میں اکیلی تھی- اور کوئی بھی میرے ساتھ نہیں تھا اور کوئی مجھ سے ملنے نہیں آسکتا تھا۔ یہ بہت مشکل دور تھا-“
”،زیادہ تر والدین کے پاس اچھا فون نہیں ہوتا خاص طور پر ہم اسایلم سیکرز ہیں تو ہم اپنی زندگیاں کیسے گزاریں؟ اور جب آپ اس لاک ڈاؤن کے ساتھ اسایلم میں ہوتے ہیں تو آپ کے پاس وائی فائی بھی نہیں ہوتا-“

"لائبریری خود بند ہے لیکن وائی فائی کام کر رہا ہے تو میں لائبریری
کے پاس جا کر وہیں وائی فائی استعمال کر لیتا ہوں ۔ یہ بہت ذلت
کی بات ہے مگر میرے پاس
کوئی دوسرا راستہ
نہیں ہے۔"

پینڈیمک نے عوامی جگھوں کو بند کر دیا ہے جیسے لائبریریوں کو۔
یہ جگھیں پسماندہ کمیونٹیوں کی بقا کے لیے ضروری ہیں۔

آمنے سامنے ملنے پر پابندی کی وجہ سے کمیونٹی گروپوں کا وجود ختم ہو گیا۔

"لاک ڈاؤن سے پہلے ہم ان گروپوں میں شریک ہوتے تھے جہاں ہم اپنے اوپر گزرے واقعات اوروں کو بتاتے اور ان سے نئی معلومات حاصل کیا کرتے تھے۔ لاک ڈاؤن کے دوران یہ سب تقریبا رک گیا، جیسا کہ آپ جانتے ہیں ملاقاتیں ناممکن تھیں، لوگوں سے نہیں ملا جا سکتا تھا۔"

"وہ سب سرگرمیاں جذباتی طور پر میری مدد کرتی ہیں... صبح اٹھنے اور کمیونٹی میں جانے اور اپنے حصے کا کام کرنے سے مجھے میرے مستحکم ہونے کا اور میرے مقصد کا احساس دلاتی ہیں۔"

"بات یہ ہے کہ میں مختلف تنظیموں اور خیراتی اداروں پر بھروسہ کرتی ہوں اور مجھے اپنی قابلیت اور اپنی ذہانت دکھانے کے لیے ایک موقع کی ضرورت ہے۔ لیکن میرے ہاتھ اب بندھے ہوئے ہیں۔"

"مجھے ایک ہفتے میں £38 ملتے ہیں جنہیں مجھے سمجھداری سے
خرچ کرنا ہوتا ہے کہ آیا میں ان پیسوں سے روٹی یا ماسک خریدوں یا
اپنی امی کو فون کرنے کے لیے استعمال کروں-"
CLOSED
OPEN
CLOSED
"میرے پاس اپنے بچوں
کے لیے کھانا خریدنے اور
بل ادا کرنے کے لیے پیسے
نہیں ہیں۔ یہ میرے لیے
بہت مشکل وقت ہے۔
میرے شوہر گھر پر
رہتے ہیں۔ ہمارے پاس
کوئی کام، پیسہ یا آمدنی نہیں ہے۔ ہمارے
پاس کچھ بھی نہیں ہے اور ہم بہت سی چیزیں خریدنا چاہتے ہیں۔
ہم اپنے بچوں کے لیے کھیلو نے، کھانا، کپڑے چاہتے ہیں..."

ہماری شراکت دار تنظیموں کا شکریہ

Aid & Abet
Amina The Muslim Women's Resource Centre
Crohn's & Colitis UK
Diabetes Scotland
Empower Women for Change
Faith in Community Scotland
Families Outside
Glasgow Disability Alliance
Govan Community Project
Health and Social Care Alliance Scotland
Maryhill Integration Network
People First (Scotland)
Safe in Scotland
Scotland Versus Arthritis
Scottish Refugee Council
Scottish Women's Rights Centre
SOLD
Scottish Prisoners' Advocacy and Research Collective
The Poverty Alliance
Women's Support Project

VIA VERITAS VITA

اسکاٹ لینڈ میں رفیوجی
یا اسایلم سیکر اپنی غیر یقینی قانونی
حیثیت اور جاری بدنامی اور نسل پرستی
کی وجہ سے بدحالی کی زندگی گزارنے پر مجبور تھے۔
وباء کے دوران یہ صورتحال مزید خراب ہو گئی کیونکہ
کمیونٹیز ٹوٹ گئیں اور لوگ الگ ہو گئے۔ ہم نے رفیوجی
یا اسایلم کے عمل کے مختلف مراحل میں سٹانبس
لوگوں سے بات کی اور امدادی تنظیموں کے تبن
عملے سے۔
2022